جناب ملک عبدالرشید عراقی

قسط (۱)

قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی کی نصرت و حمایت میں علمائے اہلحدیث کی تصنیفی خدمات

برصغیر پاک و ہند میں ایسے افراد بھی موجود تھے جنہوں نے قرآن مجید اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف طعن و تشنیع کا سلسلہ شروع کیا۔ ان لوگوں میں عیسائی بھی تھے، آریہ بھی تھے، اور مسلمانوں میں سے بھی ایک گروہ ایسا پیدا ہوا جس نے یہ نعرہ لگایا کہ ہمیں صرف قرآنِ مجید سے رہنمائی حاصل کرنا ہے، حدیث کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ یہ گروہ اپنے آپ کو "اہلِ قرآن" کہلاتا تھا درحقیقت یہ گروہ "منکرینِ حدیث" کا تھا۔

علمائے اہلحدیث نے ان تینوں گروہوں کے خلاف تقریری اور تحریری مہم کا آغاز کیا، اور ان کی طرف سے جو اعتراضات کئے گئے تھے، اُن کا دلائل کے ساتھ جواب دیا۔ ان سے تقریری و تحریری مناظرے بھی کئے اور ان کی طرف سے جو کتابیں، اشتہار اور پمفلٹ شائع ہوئے، ان کے جوابات بھی لکھے۔ علمائے اہلحدیث میں سے جن علمائے کرام نے اس سلسلہ میں جو تحریری خدمات سرانجام دیں اور کتابیں لکھیں، ان کا تعارف زیرِ نظر مضمون میں کروایا جا رہا ہے (عبدالرشید عراقی)

قرآنِ مجید سے متعلق علمائے اہلحدیث کی خدمات

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ : علمائے اہلحدیث میں شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری مرحوم و مغفور کی ذات محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ ایک جید عالم، مفتی، مفسرِ قرآن، محقق و مؤرخ تھے اور مناظرہ کے تو امام تھے۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں کہ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے

خلاف برِصغیر میں جس کسی نے بھی کوئی تحریری و تقریری قدم اٹھایا، سب سے پہلے اس کا جواب دینے کے لیے جو شخص سامنے آتا تھا، وہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ہوتے تھے۔

تاریخِ اہلحدیث کا ایک معتد بہ حصہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کی ملی و علمی خدمات کا رہینِ منت ہے۔ آپ کی خدمات امتِ مسلمہ میں منفرد و ممیز ہیں۔ آپ اپنے وقت کے کامیاب مصلح، برجستہ و قادر الکلام مناظر ہونے کے علاوہ اوصافِ حمیدہ کے مالک اور سچے مسلمان تھے۔ تقریر، مناظرہ اور خطابت میں آپ کو عجیب ملکہ حاصل تھا۔ حاضر جوابی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل آپ آسان طریقہ سے حل کر دیتے تھے۔ آپ منقول و معقول کے ایک زبردست عالم تھے۔ اعلیٰ پایہ کے مصنف اور مفسرِ قرآن تھے۔ آپ نے اسلام اور جماعت اہلحدیث کی جو نمایاں خدمات سرانجام دیں، وہ اظہر من الشمس اور ناقابلِ فراموش ہیں۔

قرآنِ مجید پر عیسائیوں، آریوں اور قادیانیوں کی طرف سے جو اعتراضات کئے گئے، ان کے جوابات میں مولانا امرتسری مرحوم و مغفور نے دس کتابیں لکھیں، جن کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے:

"تفسیر بالرائے جلد اول" (بجواب قادیانی جسارت)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تفسیر خزینۃ العرفان، مولوی غلام احمد نے اپنے ترجمہ قرآنِ مجید، مولوی احمد الدین امرتسری نیچری (منکرِ حدیث) نے اپنی تفسیر "بیان للناس"، مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے "تفسیری نوٹ" اور مولوی نعیم الدین بریلوی مراد آبادی نے اپنے ترجمہ و حاشیہ قرآنِ مجید میں سلف صالحین کے عقیدہ کے خلاف باتیں لکھیں۔ مولانا امرتسریؒ نے اپنی اس تفسیر میں ان سب کا محاکمہ کیا ہے اور دلائل سے ان کے خرافات کا رد کیا ہے۔

بطشِ قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے قرآنِ مجید کی تفسیر سورۂ یونس تا سورہ کہف شائع کی اور اس کا نام "تفسیرِ کبیر" رکھا۔ اس تفسیر میں مرزا بشیر الدین نے جو تفسیری

غلطیاں کیں، "بطش قدیر" میں مولانا امرتسریؒ نے ان کی نشاندہی کی ہے۔

عیسائی جسارت

عیسائیوں کی طرف سے بھی قرآن مجید پر تنقید کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے پادری سلطان محمد پال کی طرف سے سلطان التفاسیر کے نام سے "المائدہ" میں قرآن مجید کی تفسیر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولانا امرتسریؒ نے "اخبار اہلحدیث" میں اس کا جواب "برہان التفاسیر" کے نام سے شائع کرنا شروع کیا۔ پادری صاحب کی تفسیر صرف پہلے پارے تک شائع ہوئی، مولانا امرتسریؒ نے اس کا جواب "اہلحدیث" میں ۸۱ قسطوں (از ۶ رمئی ۱۹۳۲ء تا ۱۷ر مئی ۱۹۳۵ء) شائع کیا۔ مولانا کی تفسیر کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے آپ سلف صالحین کے طریقہ پر اصل تفسیر رقم فرماتے، اس کے بعد عیسائی مفسر کی تفسیر پر نقد و تبصرہ فرماتے۔

مولانا امرتسریؒ کا دوسرا رسالہ "قرآن اور دیگر کتب" ہے۔ اس میں آپ نے قرآن، انجیل اور وید کا تقابل کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو انسان کی جملہ ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔

آریہ جسارت

آریوں نے قرآن مجید پر بے جا قسم کے اعتراضات کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا، مولانا امرتسریؒ نے ان سے بے شمار مناظرے بھی کئے اور ان کی طرف سے شائع ہونے والی کتابوں کے جوابات بھی دیئے۔ مولانا امرتسریؒ نے اس سلسلہ میں جو کتابیں لکھیں، وہ درج ذیل ہیں:

تغلیب الاسلام: (۴ جلد) یہ مہاشہ دھرم پال کی کتاب تہذیب الاسلام (۴ جلد) کے جواب میں ہے اور قرآن مجید پر ۱۸ اعتراضات کا جواب ہے۔

الہامی کتاب: یہ ایک مناظرہ کی روئداد ہے، جو ماسٹر آتمارام سے قرآن مجید کے الہامی ہونے پر ہوا تھا۔

القرآن العظیم: اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید الہامی کتاب ہے، وید الہامی کتاب نہیں ہے۔

حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش : سوامی دیانند نے قرآنِ مجید پر ۱۵۹ اعتراضات کئے تھے۔ یہ کتاب انہی اعتراضات کا جواب ہے۔

کتاب الرحمان حصہ اوّل : یہ کتاب پنڈت دھرم بھکشو کی کتاب کا جواب ہے، جس میں اُس نے وید کو قرآنِ مجید پر ترجیح دی تھی۔

استدراک : مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے عیسائی پادری ٹھاکر دت کے رسالہ "عدم ضرورتِ قرآن" کے جواب میں "تقابلِ ثلاثہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی، جس میں آپ نے توریت، انجیل اور قرآنِ مجید کے مابین تقابل کر کے بدلائل ثابت کیا ہے کہ موجودہ آسمانی کتابوں میں صرف قرآنِ مجید ہی اصلی حالت میں ہے۔

تفسیر ثنائی : مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی یہ تفسیر خاص اہمیت کی حامل ہے، اس میں مخالفینِ اسلام یعنی قادیانی، نیچری وغیرہ کا عقلی و نقلی دلائل سے جواب دیا گیا ہے۔

مولانا امرتسریؒ نے شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے، جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کے دلائل بڑی وضاحت سے بیان کئے ہیں۔ مولانا امرتسریؒ نے اپنی تفسیر میں بہت سے طویل حواشی میں مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے۔ بالخصوص مرزا قادیانی اور سرسیّد کی تفسیر القرآن کا منظم انداز میں جائزہ لیا ہے۔ اور سرسید کی نیچریت پر خصوصی گرفت کی ہے۔

مولانا محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ ایک کامیاب مناظر، مفسرِ قرآن، شعلہ نوا خطیب، دانشور اور محقق و مؤرخ تھے۔ تفسیرِ قرآن میں ان کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ سورہ فاتحہ کی تفسیر بنام "واضح البیان" آپ کی ضخیم تفسیر ہے، اس قدر بسیط تفسیر سورۃ الفاتحہ کی آج تک نہیں لکھی گئی۔

آیتِ قرآنی "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" کی تفسیر دو جلدوں میں "شہادۃ القرآن" کے نام سے لکھی، جو مسئلہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی مثال آپ ہے۔

عیسائیوں نے قرآنِ مجید پر تنقید و اعتراضات کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا، مولانا سیالکوٹی نے عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب میں تائید القرآن، تعلیم القرآن اور اعجاز القرآن کے نام سے کتابیں لکھیں۔

تائید القرآن : یہ پادری اکبر مسیح کی کتاب "تاویل القرآن" کے جواب میں ہے مولانا سیالکوٹی مرحوم و مغفور نے اس کتاب میں مرزا قادیانی اور مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے اعتراضات کا بھی جواب دیا ہے، جو انہوں نے قرآنِ مجید پر کئے ہیں۔

اعجاز القرآن : یہ بھی پادری اکبر مسیح کی کتاب "تنویر الاذہان فی فصاحۃ القرآن" کے جواب میں ہے۔ پادری صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا تھا کہ قرآنِ مجید فصاحت و بلاغت سے عاری ہے۔ اعجاز القرآن اس کے جواب میں ہے۔

تعلیم القرآن : یہ بھی عیسائیوں کی تردید میں لکھی گئی، اس میں ان کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

مولانا عبد الغفورؒ دانا پوری نے بھی "اللمعان لصاحب الفرقان" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ آپ کی یہ کتاب ایک پادری کے رسالہ "فرقان" کے جواب میں ہے۔ پادری صاحب نے اپنے رسالہ میں لکھا تھا کہ انجیل اللہ کا کلام ہے اور قرآنِ مجید حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام ہے۔ مولانا عبد الغفور دانا پوری نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ قرآنِ مجید اللہ کا کلام ہے۔ اور انجیل جو تم پیش کر رہے ہو، یہ کلامِ الٰہی نہیں ہے اور اس میں تحریف ہو چکی ہے۔ اس لیے اس کو کلامِ الٰہی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

(جاری ہے)

• حرمین خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں ——— اس تبلیغی، اصلاحی دینی جریدہ کی توسیعِ اشاعت میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں

(منیجر)